السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آٹھ برس قبل شادی کی اور اب تک میں نے بیوی کو مہر ادا نہیں کیا لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ اس کا مہر (جو کہ سات ہزار انڈین روپے ہے) کی بجائے اتنی یا اس سے زیادہ قیمت کا زیور خرید دوں۔ میں نے بیوی سے بھی اس کے بارے میں پوچھا کہ تم پیسے لینا چاہتی ہو یا زیور تو اس نے جواب میں کہا کہ جیسے تم چاہو۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے نصیحت فرمائیں کہ مجھے مہر کیسے ادا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل بات تو یہی ہے کہ بطور مہر وہی چیز ادا کی جائے گی جو اس نے بیوی کو کہی تھی لیکن اگر خاوند اور بیوی دونوں اس کے خلاف یا پھر اس میں کمی یا زیادتی پر متفق ہو جائیں تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"اور مہر مقرر ہو جانے کے بعد تم آپس کی رضامندی سے جو طے کر لو اس میں تم پر کوئی حرج نہیں۔" (النساء: 24)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

یعنی مہر مقرر ہو جانے کے بعد رضامندی کے ساتھ اس میں کمی یا زیادتی کرنا جائز ہے۔ (تفسیر قرطبی (5/235)

شیخ صالح فوزان رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

جب بیوی اپنے مہر میں سے خاوند کو کچھ یا سارا ہی معاف کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ یہ اس کا حق ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھا لو۔" (النساء: 4)

اس میں طرفین کا اتفاق ضروری ہے۔ (فتاویٰ نور علی الدرب 109)

اس سے یہ واضح ہوا کہ جب عورت اس پر راضی ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ اس کا حق ہے اور وہ اس پر راضی ہے۔ (واللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص256

محدث فتویٰ